بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	٦ ہجرہ ۱۳۴۴ھ ش ٤ محرم ۱۳۸۵ھ ٦ مئی ۱۹٦۵ء	نمبر ۱۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— قادیان ۔ مورخہ یکم مئی ۱۹٦۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بعض دوسرے کارکن موٹر کار پر امرت سر سلسلہ کے ایک کام کے لئے جا رہے تھے کہ سڑک پر موٹر کے سامنے ایک بھینس آ گئی۔ اسے بچانے کے لئے ڈرائیور نے موٹر کو موڑا تو آگے شیشم کا درخت تھا جس سے کار ٹکرائی اور سب کو چوٹیں آئیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آگے بیٹھے ہوئے تھے آپ کو اور ڈرائیور کو زیادہ چوٹ آئی۔ سامنے ہونٹ پر اور بعض دوسری جگہوں پر چوٹیں آئی ہیں۔ فوراً آپ کو واپس لا کر بٹالہ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ چوٹیں خفیف ہیں خطرہ والی نہیں۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور دیگر احباب کو جو موٹر میں آپ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ کینیا مورخہ ۶ مئی ۱۹٦۵ء بروز جمعرات بذریعہ پنجاب ایکسپریس واپس مرکز میں تشریف لائے ہیں۔ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو خوش آمدید کہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

— مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ یوگنڈا کی اہلیہ محترمہ اور دو بچیاں علیل ہیں۔ مکرم مرزا صاحب میدان تبلیغ میں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرزا صاحب کی اہلیہ اور بچیوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو

"اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ سے حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۸)

مسعود احمد جہلمی نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶۔مئی ۱۹۶۵ء

اسلام توہم پرستی کو مٹانے آیا ہے

اسلام دنیا میں توہم پرستی کو مٹانے کے لئے نازل ہؤا ہے۔ انسان محدود القوئ اور محدود الادراک واقعہ ہؤا ہے اس لئے اکثر وہ توہم پرستی کے پنجہ میں گرفتار ہوجاتا ہے اس ضمن میں سب سے بڑی کمزوری جو ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی صفت غیب دانی کو انسانوں کے ساتھ لگا دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

من ذا الّذی یشفع عندہٗ الّا باذنہٖ یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولایحیطون بشیءٍ مّن علمہٖ الّا بما شآء۔

یعنی اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر کوئی اس سے شفاعت بھی نہیں کرسکتا وہی ہے جو تمہارے آگے پیچھے کے حالات کو جانتا ہے اور انسان اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کرسکتے مگر صرف اسی قدر جس قدر اللہ تعالےٰ خود چاہتا ہے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ سے تمام انسانی قسم کے ٹونوں اور جادو ٹونہ کی جس سے انسان غیب کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں نفی کر دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام اسلام سے ناواقف اقوام اب تک بھی ایسے شرکوں میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ نجومی اور بعض دوسرے لوگ جو تعویذ گنڈوں سے علم غیب معلوم کرنے کے مدعی ہیں ابھی تو مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی کے ہاں چوری ہوجاتی ہے یا کوئی اور حادثہ ہوجاتا ہے یا اولاد نہیں ہوتی یا بے کاری ہوتی ہے تو بجائے کوشش کرنے کے یا اللہ تعالےٰ سے دعا کرنے کے لوگ ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنہوں نے اپنا کاروبار چلانے کے لئے اپنے تعویذوں یا دعاؤں کو اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ مشہور کر رکھا ہوتا ہے ایسی دکانداریاں دیہات اور شہروں میں بڑے زوروں سے چل رہی ہیں اور عموماً ناسمجھ عورتیں ان کا شکار ہوتی ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا غیب کا علم کسی کو نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے تو اپنے فرستادگان کو وہ ضرور غیب کی خبریں دیتا ہے اور اپنے نیک بندوں کو بھی جس قدر چاہے خبریں دیتا ہے مگر اس کے سوا جو شخص بھی علم غیب جاننے کا دعویدار ہے وہ جھوٹا ہے۔ مثلاً بعض لوگ چوری کی خبر لوٹا پھرا کر بتاتے ہیں یہ صرف دھوکا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ جہاں تک چوری کا تعلق ہے یا اور معاملات میں مجرموں کی شناخت کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ بعض عقلمند آدمیوں نے قیافہ اور تدابیر سے شناخت کے طریقے اختیار کئے ہیں مثلاً جیسا کہ کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا بعض عقلمند بعض ایسی تدبیریں کرتے ہیں کہ مجرم خود بخود اعتراف کرلیتا ہے۔ مثلاً چند روز ہوئے ریڈیو پر بچوں کی کہانیوں میں ایک قاضی صاحب کا قصہ بیان کیا گیا تھا کہ ایک مدعی کا دعوےٰ تھا کہ اس نے مدعا علیہ کو پانچ سو روپیہ قرض دیا تھا مگر اب مدعا علیہ انکاری ہے۔ قاضی صاحب نے مدعی سے کہا کہ کوئی گواہ ہے مدعی نے جواب دیا کہ گواہ تو کوئی نہیں ایک جنگل میں روپیہ دیا تھا اور ہم اس وقت ایک برگد کے درخت کے نیچے کھڑے تھے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ بہتر ہے درخت کو گواہی میں پیش کرو۔ مدعی نے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے قاضی صاحب نے اصرار کیا کہ تم جاؤ اور کہو کہ قاضی صاحب تم کو بلاتے ہیں وہ ضرور چلا آئے گا۔ جب وہ چلا گیا تو قاضی صاحب نے تھوڑی دیر کے بعد مدعا علیہ سے کہا کہ دیکھو کہ وہ آرہا ہے یا نہیں؟ مدعا علیہ نے جواب دیا کہ درخت تو یہاں سے بہت دور ہے ابھی تو وہ وہاں پہنچا بھی نہیں ہوگا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموش ہو رہے اور جب مدعی آیا اور اس نے کہا کہ حضور درخت کو بہت کہا ہے مگر وہ تو ٹس سے مس بھی نہیں ہؤا۔ قاضی صاحب بولے ابھی وہ تو آکر گواہی دے بھی گیا ہے اور مدعا علیہ سے کہا کہ فوراً مدعی کا روپیہ ادا کردو۔ مدعا علیہ نے پس و پیش کیا تو قاضی صاحب نے کہا کہ اگر تم نے روپیہ نہیں لیا تھا تو تم کو کس طرح پتہ ہے کہ وہ درخت جہاں روپیہ دیا گیا تھا یہاں سے کتنی دور ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ مدعی سچا ہے اور تم جھوٹے ہو۔

اس کو علم غیب نہیں کہتے بلکہ دانشمندی کہتے ہیں۔ اکثر ہرڈ پوپو اور ٹیوے لگانے والے اگر کوئی سچی بات بتاتے ہیں تو وہ اسی قسم کی ہوتی ہے اور بھولے بھالے انسان پھنس جاتے ہیں۔ پھر مشہوری ہوجاتی ہے اور ان کی دکان خوب چمک اٹھتی ہے۔

اسلام ایسے تمام ٹونوں ٹوٹکوں کو شرک میں داخل کرتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دعا کے سوا کسی تعویذ اور سحر کو توہم پرستی کے سوا کوئی وقعت نہیں دیتا اور اسلام نازل ہی ہؤا ہے اس لئے کہ انسان کو ان جھوٹے معبودوں سے بچائے اور اس لئے احمدیت جس کا دعویٰ احیائے اسلام کا ہے وہ اسی لئے کھڑی ہوئی ہے کہ انسانوں کو ہر طرح کے شرک سے محفوظ کرے اور صرف ایک خدا کی عبادت سکھائے۔ قبولیت دعا کے متعلق بھی یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جو لوگ دعا گوئی کو پیشہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور دعا گو کہلاتے ہیں وہ بھی ان ٹیوے لگانے والوں ہی میں شامل ہوتے ہیں اسلئے جو لوگ مرادیں مانگنے کے لئے ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں وہ شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کو توبہ کرنی چاہیئے اور آئندہ ایسے لوگوں سے پرہیز کرنی چاہیئے۔ جہاں تک اجتماعی دعا کا تعلق ہے وہ بالکل الگ بات ہے لیکن امام وقت کے سوا کسی خاص انسان کو مجیب الدعوات سمجھ لینا صحیح نہیں ہے۔

یہ بات ذرا نازک ہے اس کو پھر سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیئے کسی نیک، عابد اور دیندار انسان سے دعا کے لئے کہنا یہ الگ بات ہے لیکن کسی شخص کو یہ سمجھ لینا کہ اللہ تعالےٰ فلاں آدمی کی دعا ضرور سن لیتا ہے اس لئے اس سے دعا کرانی چاہیئے۔ سوا امام وقت کے ایسا کوئی شخص نہیں ہوسکتا جس پر ایسا اعتماد ہونا چاہیئے۔ نیک اور عابد انسانوں سے دعا کے لئے کہنا کوئی برائی نہیں ہے لیکن دعا گوئی کی دکانداری چلانا دکاندار اور اس کے گاہک سب شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ دراصل یہ اللہ تعالےٰ پر ایک طرح سے بدظنی کرنا ہے کہ وہ مجیب الدعوات نہیں ہے۔ حالانکہ وہ فرماتا ہے کہ ادعونی استجب لکم اس کی ذات تو اتنی غیور ہے کہ وہ اپنی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت بھی نہیں سنتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توہم پرستی کی اور اللہ تعالےٰ سے بدظنی کی بڑی مذمت کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے بدظنی مت کرو اللہ تعالےٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالےٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں، وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے جو شخص خدا تعالےٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالےٰ سے بدظنی کرتا ہے وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہوجاتا ہے جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالےٰ سے عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا تعالےٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے خدا تعالےٰ طرح طرح سے اس کی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اس پر نازل کرتا ہے اور اس کو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔“
(ملفوظات جلد ہفتم ص۴۶)

ایک عابد دیندار انسان سے دعا کے لئے کہنے میں کوئی حرج نہیں اور دوسروں میں یہ فرق ہوتا ہے کہ آخر الذکر کے طریق اکثر مشرکانہ ہوتے ہیں اس لئے ان کے پھندے میں صرف جاہل عورتیں پھنستی ہیں۔

یوحنّا نبی کون تھے؟

صحائفِ قمران کی روشنی میں

(از مکرم جنید ہاشمی صاحب)

یوحنّا نبی یا حضرت یحییٰ علیہ السلام کی زندگی ایک عام عیسائی کے نزدیک کچھ اجنبیت اور اسراریت کا رنگ رکھتی ہے۔ ان کی جو تصویر عیسائی لٹریچر کے ذریعے ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک نیم وحشی قسم کا مجذوب سا انسان چمڑے کی برجس پہنے ہوئے اور اونٹ کے موٹے بالوں کا چغہ اوڑھے ہوئے جھیل مردار کے شمال مغربی ویرانوں میں منّ و سلویٰ کھاتا پھرتا تھا۔ اور کبھی کبھی قافلوں کے ٹھہرنے کی جگہ پر آکر کسی "آنے والے نبی کی خبر" دیتا یا ہولناک عذاب کی آمد سے خبردار کرتا۔ جو اس پر ایمان لے آتے ان کو دریائے اُردن کے پانی سے بپتسمہ دیتا۔

خرابۂ قمران سے برآمد ہونے والے صحائف سے حضرت یحییٰ یا یوحنّا بپتسمہ دینے والے یا ایلیاہ نبی کے بارے میں مزید انکشافات ہوئے ہیں جس کا یہاں ذکر مذہبی تاریخ سے شغف رکھنے والوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا:۔

یوحنّا نبی کی زندگی ایک خانہ بدوش آدمی کی زندگی تھی جو جنگلی شہد اور کبھی یا اور اسی قسم کی جڑی بوٹیاں کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ چونکہ انہوں نے راہبانہ اور فقیرانہ زندگی بسر کرنا تھی اس لئے عموماً فاقہ یا روزہ رکھتے یا پھر خودرو جھاڑیوں اور گھاس پھوس سے غذا حاصل کرتے تھے انہیں خدا کا قرب حاصل تھا۔ ان کی بود و باش کا مقام یہودیہ کا علاقہ تھا جو بحیرۂ مردار کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ گرم و خشک پہاڑیوں پر پھیلا ہوا تھا۔ بنی اسرائیل کے بارہ قبائل جب ارضِ موعودہ کے حصول سے قبل ان علاقوں میں آن بسے تو قبیلۂ یہودہ کو یہ علاقہ ملا جس کی سرحد بحیرۂ مردار کے شمال سے آگے نہ تھی۔ حالانکہ ان پہاڑیوں کا سلسلہ شمال کی طرف بھی دور تک چلا گیا ہے۔ اس علاقۂ یہودیہ پر پیلاطوس سلطنتِ روم بطور گورنر مقرر تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یوحنّا نبی یہاں کیا کر رہے تھے؟

اناجیل سے ثابت ہے کہ یوحنّا نبی تورات کی یہ پیشگوئی پوری کر رہے تھے جو یسعیاہ نبی نے کی تھی کہ:۔

"میں ان ویرانوں میں وہ پکار ہوں۔ تم آنے والے کے لئے راستہ صاف کرو۔"

اب "یہودیہ کے ویرانے" کی صحیح تعریف وہ غاروں کا سلسلہ ہے جس میں سے صحائفِ قمران دریافت ہوئے ہیں۔ ان ویرانوں میں پہلے پہل سلطنت روم کے جابر و سفّاک جرنیلوں کے خوف سے بھاگ کر دو سو سال قبل مسیح چند زاہد و عابد قسم کے لوگ آئے۔ کچھ غاروں میں رہنے لگے اور کچھ نے ارد گرد خیموں میں بسیرا کر لیا۔ آہستہ آہستہ انہوں نے یہاں ایک معبد بھی بنا لیا جس میں وہ مطالعہ کرتے، عبادت کرتے، غسل کرتے، کھاتے پیتے اور ایک دوسرے سے جماعتی رنگ میں امداد و تعاون کرتے تھے۔ ایک غار سے ان لوگوں کا "نظامِ حیات" بھی نکلا ہے جس میں تمام قواعد و ضوابط اور طریقِ عبادت و غسل وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان کے اس ویرانے میں آکر آباد ہونے کی غرض و غایت یوں درج ہے:۔

"اس (زمرہ) کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ گمراہ اور مضلّل آبادیوں سے نکل آئیں اور اس ویرانے میں آن بسیں۔ تاکہ وہ آنے والے نبی کے لئے راستہ صاف کریں۔ یہ بات صحفِ اولیٰ میں یوں درج ہے "ویرانے میں استاد صادق کا راستہ صاف کرو۔ صحرا میں شاہراہ کو ہموار کرو کہ وہ خدا کا برگزیدہ ہے" اس کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت (موسوی) کا مطالعہ کرو جو موسیٰ پر نازل ہوئی۔ اور اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً وحی ہوتی رہی اور اس پر بھی عملدرآمد کرو جو روح القدس کے ذریعے ہمیں ملتی ہے۔"

(صحیفۂ قمران ۸)

ظاہر ہے کہ آنے والے نبی سے مراد "مسیح" ابنِ مریم اور "خدا کی بادشاہت" ہے جس کا انہیں انتظار تھا اور انہیں توقع تھی کہ وہ اپنے ایمان پر قائم رہے تو ان میں ہی وہ نازل ہوگا۔ اور انہیں ارضِ موعود دلا دے گا۔ یہ لوگ طور سینا کے ویرانوں میں نہیں گئے کیونکہ "ویرانے" کے لئے وہاں کے لئے وہاں کے لئے لفظ عربہ تھا۔ جو بحیرۂ مردار اور دریائے اردن کے نشیب کے لئے موزوں ترین تصور کرتے تھے جہاں خداتعالیٰ کے وعدے کے مطابق اس نے اپنی تجلی دکھائی تھی۔

یوحنّا نبی کو اس پیشگوئی کا علم تھا جو ایسینی لوگوں میں مشہور تھی، اس لئے یوحنّا اپنے بچپن میں ہی اس ویرانے کی طرف ہجرت کر گئے۔ مشہور قدیم یہودی مورخ جوزیفس کہتا ہے کہ

"یہ ایسانی اگرچہ شادی نہیں کرتے تھے۔ لیکن دوسرے لوگوں کے ذہین بچوں کو اپنی تربیت و تدریس میں لے لیتے تھے۔ اور اس نوعمری اور اصالت کی حالت میں اپنے عقائد و اصول کے مطابق انہیں ڈھال لیتے تھے۔"

اس بیان کی رو سے یوحنّا نبی کا اس ویرانے میں چلا جانا اور تربیت و تدریس حاصل کرنا معمہ نہیں رہتا اور یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ یوحنّا نے قبل از نبوت زمانہ کہاں گزارا۔ جماعت قمران کے معبد میں (جس کے آثار بھی دریافت ہوئے ہیں) یوحنّا نبی نے تعلیم حاصل کی۔ لیکن یسعیاہ کی پیشگوئی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ ان کا علمائے راہبوں سے اختلاف ہو گیا تھا کیونکہ آنے والے مسیح کے لئے وہ صرف اپنے آپ کو تیار کر رہے تھے۔ حالانکہ انہیں ساری قوم کو تباہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ پیشگوئی میں وہ پکار ماہیے ویرانے میں بلند ہونے والی تھی۔ اگرچہ جماعت قمران "اسرائیل کے توبہ کرنے والے" کہلاتے تھے۔ لیکن وہ اس کے باوجود عام معاشرے سے کٹ کر راہبانہ اور خاموش زندگی بسر کرتے تھے۔ اور اپنی تعلیم کو پردہ راز میں رکھتے تھے۔ اس جماعت میں شامل ہونے کے لئے کڑی شرائط تھیں، دو سال کا عرصہ تو آزمائش کے لئے مقرر تھا جس میں مریدیا شامل ہونے والے نہ ان کی مجالس میں بیٹھ سکتا تھا اور نہ دسترخوان پر کھا سکتا تھا۔ انہی باتوں میں یوحنّا نبی نے ان سے پیٹھ پھیر لی۔ اور ویرانوں میں خود "پکار" بن کر تبلیغ کرنے لگے یہاں ویرانوں سے مراد محض صحرا نہیں ہے بلکہ یوحنّا ایسی شاہراہوں اور سڑکوں پر بھی جانے لگے۔ جہاں قافلے اور مسافر پڑاؤ کرتے۔ وہ ان کو تبلیغ کرتے پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا زمانہ بتلاتے۔ کافر اور نہ ماننے والوں کو عذاب سے ڈراتے اور معتقدین کو دریائے اردن کے کنارے کنارے سبزہ زاروں میں بپتسمہ دیتے خصوصاً دو مقامات میں ان کی موجودگی مشہور رہی ہے۔ ایک اردن سے دوسری طرف بیتانی بستی ہے اور دوسرے اس سے تیس میل کے فاصلہ پر "عینون" مقام پر بپتسمہ دیتے تھے۔ یہاں راہ رو اور میلوں کے وقت وہ یروشلم بھی پہنچ جاتے جہاں ایک بھیڑ ان کے ارد گرد جمع ہو جاتی بہت جلد ان کی شہرت بحیثیت ایک نبی اور معلم کے پھیل گئی۔ عیسائی اور یہودی مشنریوں نے ان کے بپتسمہ دینے کی رسم پر بہت بحث کی ہے۔ لیکن ہمارے لئے صرف یہ سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ بیعت لینے کے مترادف ہوگی۔ چونکہ عام یہودی اب گمراہ اور بد اعمال ہو گئے تھے، اس لئے جہاں ان کی روح و قلب کی تطہیر ضروری تھی۔ وہاں ان کی ظاہری طہارت کے لئے بپتسمہ ایک نشانی کے طور پر تھا۔ یوحنّا نبی جب ایسی گمراہ اور بے راہ رو قوم کو خدا کی باتوں کی طرف بلاتے تھے تو ان کے الفاظ میں سختی ہوتی تھی۔ قرآن کریم میں بھی دو واضح قسم کے نبیوں کا ذکر ہے۔ ایک بشیر تھے اور دوسرے نذیر تھے۔ حضرت یحییٰ نذیر معلوم ہوتے ہیں۔ اپنے وعظوں میں کئی مرتبہ انہوں نے یہودی قوم کو ایسے سخت الفاظ سے مخاطب کیا ہے۔ مثلاً اے سانپ کے بچو کون تمہیں خدا کے غضب سے بھاگنے دیگا اب توبہ نہ کرنے کا تلخ پھل چکھو، مت خیال کرو کہ تم ابراہیم کی اولاد ہو۔ اس لئے وہ تم پر رحم کرے گا۔ وہ چاہے تو ابراہیم کی اولاد ان پتھروں سے بھی پیدا کر سکتا ہے جماعت قمران کے باسیوں کے زبور میں بھی گمراہ یہودی قوم کو سنڈا سانپ کیچڑ کے رینگتے کیڑے اور ناقابل بیجر اژدھے کہا گیا ہے۔ ان کے نزدیک بھی وادی قمران کے باسیوں کے علاوہ سب اہل یہود ابلیس اور بیلئیل کے پیرو تھے اور خود جو مذہبی عقائد کے پابند اور رسمی غسل کے عادی ہونے کے مخلص اسرائیل تھے۔ اصحاب قمران اپنے معبد کے علاوہ کسی دوسرے عبادت خانے میں قطعاً نہیں جاتے تھے۔ ظاہری و باطنی طہارت کے حد درجہ پابند تھے۔ قربانی کے لئے خوشرنگ زرد گائے ذبح کرتے تھے۔ اس کی خاک سے پانی کو صاف کرتے تھے اور خون سے سجدہ گاہ کو سجاتے تھے:۔

خرابۂ قمران کے حیرت انگیز انکشافات میں سے عمدہ قسم کے بنے ہوئے تالاب یا حوض بھی ہیں بعض ان میں سے مقدس صحن کے باہر پائے گئے ہیں اور بعض معبد کے کھنڈر کے اندر ہیں۔ جن میں پانی کے پہاڑ کی بلندی سے پوشیدہ نالیاں بنی ہوئی تھیں تاکہ جب کبھی بارش ہو تمام پانی جمع

ہو؛ ان حوضوں میں جمع ہو جائے۔ حوض کے اندر سات یا اس کی حاصل ضرب کی تعداد میں سیڑھیاں اور روشیں بھی ہیں۔ جماعت قمران کے اراکین غسل میں بڑا اہتمام کرتے تھے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے مذہبی عقائد میں شامل تھا۔ یوحنانبی کا بپتسمہ بھی اس غسل کی ہی علامت ہے نہ کہ موجودہ زمانے کے یہودی یا رومن کیتھولک عقیدہ کی رو سے گناہوں کے دھونے کا ایک ذریعہ۔ جماعت قمران کے "نظام حیات" صحیفے میں بھی اس کی صراحت موجود ہے کہ محض جسمانی غسل سے گناہوں اور برائیوں کی تطہیر نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ روح و قلب کی نجاست کو عبادت سے پاک کیا جائے۔

یوحنانبی جس کو ہم ایلیا اور الیاس (یحیٰی) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ارہاص تھے اس لئے وہ مسیح کی آمد کی بڑی شدومد سے پیشگوئی کرتے تھے۔ وہ ان کو "مجھ سے زیادہ شان والا" کا خطاب دیتے ہیں یہاں یہ بات یاد رہے کہ پیشگوئیوں کی زبان و الفاظ سمجھنے والے جانتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں پورے ہونے والے خدا کے وعدے زمان و مکان کی پابندیوں سے آزاد ہوتے ہیں۔

صحائف قمران میں جہاں مسیح کی حکومت یا خدا کی بادشاہت کا ذکر آیا ہے۔ وہاں کئی مسیحوں کے آنے کا ذکر ہے۔ مسیح کے لئے واحد کی بجائے ہمیشہ جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً

"اور وے لوگ (یعنی جماعت قمران)
ان قوانین کے ذریعہ جانچے جائینگے
(یا حکومت کئے جائیں گے) جن
کے ماتحت جماعت کے اولین
لوگوں نے اطاعت کی ہے جہاں
تک کہ ایک قوانین والا نبی (شریعت
والا) آئے گا۔ اور اسرائیل اور
ہارون کے مسیح (مسیحے) آئینگے"
(صحیفہ ۹ ملا)

یہ عجیب بات ہے کہ بعض یہودی اور عیسائی مترجموں نے بڑی کوشش کی ہے کہ لفظ "مسیح" کا ترجمہ واحد صیغے میں کرلیا جائے۔ لیکن صاف اور واضح طور پر مسیح جمع کے صیغہ میں ملتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جماعت مسیح کم از کم دو تین مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔ اسی طرح حضرت یوحنا نے بھی کئی جگہ "دو تین مسیحوں اور ایک عظیم الشان نبی کی آمد کی پیشگوئی کی ہے۔ ان میں سے ایک کا خطاب "عجیب و غریب" "مشورہ دینے والا" "طاقتور نوجوان" "ابدیت کا باپ" "شہزادۂ امن" ہے۔ اور ایک اور عظیم نبی کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"وہ روح القدس سے تمہیں صاف
کرے گا۔ اور آگ سے بپتسمہ
دے گا۔ اور اس کے ہاتھ میں
گندم پھٹکنے والا دوشاخہ ہوگا
جس سے وہ اپنے اناج گھر کے
لئے دانوں کو بھس سے علیحدہ
کرے گا۔ اور بھس کو آگ میں
بھسم کردے گا۔"

بہرحال ایسینیوں کی توقعات کے مطابق "خدا کی بادشاہت" میں تین شخصیتیں جزم و سزا کے لئے آنی تھیں۔ ایک نبی ارہاص کے طور پر دوسرا مسیح کاہن یا نقیبہ کے عہدہ کے لئے اور تیسرا مسیح جو بادشاہ بھی ہوگا۔ جس کے مختلف الخیال لوگ مختلف توجیہات کرتے ہیں۔ تاہم اناجیل سے واضح ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے یوحنانبی کو ایلیاہ قرار دیا ہے۔ اور پھر یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے۔ کہ خرابہ قمران میں جماعت کا مرکز ۱۳۰ سنہ اور ۱۳۰ سنہ قبل مسیح قائم ہوا تھا اور اس فرقہ کے لوگ ۶۸ سنہ تک رہے ہیں۔ اس سال رومن حکومت نے اس پر زبردستی قبضہ کرلیا۔ اور اس جگہ کو تباہ و برباد کردیا تھا۔ پس تمام صحائف قمران ۶۸ سنہ سے قبل ہی لکھے گئے ہوں گے۔ اس کے بعد کے صحائف اور اناجیلوں پر اس پس منظر میں نظر ڈالی جاسکتی ہے۔ بالفاظ دیگر اگرچہ قمران کے یہ سکرول اپنے کردار کے لحاظ سے یہودی نقطہ نظر کے حامل ہیں۔ تاہم ابتدائی عیسائیت کے عقائد کو ہم اس کی روشنی میں دیکھ سکتے ہیں اور تقابلی مطالعہ سے کئی ایک نظریاتی مباحث کا سمجھنا ہمارے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ خصوصاً عیسائیت کے علمبرداروں کی طرف سے پھیلائے ہوئے بعض ایسے مافوق العادت معجزات اور خارق عادت معجزات جن کا ظہور پذیر ہونا موجودہ سائنسی دور میں ناقابل فہم ہے۔ اور یہ بات بھی مترشح ہے کہ حضرت مسیح کو ماننے والے اولین ہی الیسائی قبیلہ کے لوگ تھے۔ جو یوحنانبی کی تعلیمات سے متاثر ہو چکے تھے بلکہ اکثر ان میں سے یوحنانبی کے پیرو تھے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری پہلے خود بھی یوحنانبی کے شاگرد رہے ہیں۔ بعد میں یہ دو الگ الگ فرقے بن گئے اور الیسائی دمشق کے اردگرد جاکر آباد ہو گئے۔ جہاں ۷۰ سنہ کی یہودی جنگوں کے بعد ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔

ادھر جماعت قمران کے اراکین اڑھائی صد سال قبل مسیح سے لے کر ۶۶ سنہ سے ۷۰ سنہ تک اس بستی میں آباد رہے۔ اور ایک مسیح کی آمد کے منتظر رہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے جماعت قمران دیگر یہودی قبائل سے الگ تھلگ ایک زاہدین۔ عابدین اور صالحین پر مشتمل جماعت تھی۔ اور ایک تحریری قواعد و ضوابط کی کتاب (سرک ہائدہ) پر عمل پیرا تھی۔ دیگر دلچسپ رسم و رواج میں سے یہاں صرف ان کے کھانا کھانے (المائدہ) کے طریق کو نقل کیا جاتا ہے:۔

"غسل و طہارت جسم کرنے کے
بعد تمام کھانے کے مخصوص
کمرے میں جمع ہوں گے۔ ہر ایک
اپنے ساتھی کے ساتھ بیٹھے گا
چھوٹا اپنے سے بڑے کے
حفظ مراتب کا خیال رکھے گا
اس کی باتوں پر دھیان دیگا
اور اپنے مفوضہ کاموں کو چستی
سے سرانجام دے گا۔ وہ اکٹھے
کھائیں گے۔ اکٹھے دعا کریں گے
اور اکٹھے مشورہ کریں گے۔
ہر جگہ دس آدمیوں کا ایک
حزب ہوگا جن کا ایک کاہن (امیر)
ہوگا جس کے سامنے وہ سب
اپنے اپنے مرتبے کے لحاظ
سے باادب بیٹھے ہوں گے۔ اور
جب کھانے کا دسترخوان بچھ
جائے تو سب سے پہلے کاہن
اعظم روٹی توڑے گا اور
شراب کا گھونٹ چکھے گا۔"
(صحیفہ قمران نمبر ۶)

اس زمانے کی زبان کوئی پرانی قسم کی عربی زبان کی شاخ معلوم ہوتی ہے مثلاً الفاظ طہورہ (پاکیزگی) برکہ (برکت) ہائدہ (ہدایت) وغیرہ۔

بہرحال یوحنانبی کے پیروؤں کا فلسطین اور شام میں حضرت مسیح ناصری کے ابتدائی پیراؤں کے ساتھ ساتھ موجود ہونا تاریخ سے ثابت ہے۔ خصوصاً جب ماہر آثار قدیمہ ایم۔ لنربرسکی نے ۱۹۳۰ء میں "متدین صحائف" دریافت کرکے شائع کئے تو ہمیں ان دونوں کے متعلق مزید معلومات حاصل ہوئیں۔ گویا حضرت مسیح ناصری کے تمام "ابتدائی حواریین" اور پیرو پہلے یوحنانبی کے پیرو تھے اور یوحنانبی یا حضرت یحیٰی حضرت مسیح ناصری سے تیس برس پہلے پیدا ہوئے اور حضرت یسوع مسیح نے انہیں اپنا ارہاص ہونا تسلیم کیا۔ بحیرۂ مردار کا یہی وہ شمال مغربی ساحل ہے جو اردگرد کی دنیا سے تیرہ سو فٹ نیچے بے آب و گیاہ سطح پر واقع ہے۔ اسی ویرانے میں یوحنانبی پر خدا کی تجلی ظاہر ہوئی اور اس کا کلام نازل ہوا۔ یہیں سے چند کوس شمال کی طرف دریائے اردن جھیل مردار میں گرتا ہے جہاں یوحنا نبی لوگوں کی روحانی طہارت کی نشانی کے طور پر انہیں بپتسمہ دیتا رہا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت یسوع نے یوحنانبی سے بپتسمہ لیا اور پھر چالیس روز تک ریاضت و عبادت الٰہی میں مصروف رہے اور انعام نبوت سے سرفراز ہوئے۔ اسی بحیرۂ مردار کے عین دوسرے کنارے پر رومن بادشاہ ہیرود اعظم نے مقائرس کا مشہور قلعہ تعمیر کیا۔ جہاں یوحنانبی یا حضرت یحیٰی کو پہلے قید کیا گیا۔ پھر اُن کا سر تن سے جدا کر کے شہید کر دیا گیا۔ یہ کام ہیرودلیس نے اپنی بیٹی سلومی کی خواہش پر کیا۔

مقائرس کا یہ قلعہ ایک بہت بلند پہاڑی کی چوٹی پر جس کے اردگرد عمیق و عمودی کھڈیں تھیں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے اردگرد سنگلاخ دیواروں کے چاروں کونوں پر سو سو فٹ بلند بروج مشیدہ تھے۔ قلعے کے اندر کئی شیریں اور تلخ چشمے تھے جن کے پانیوں کا درجہ حرارت مختلف تھا۔ ان میں سے دو چشمے چٹان میں بہتے تھے۔ ایک کا پانی گرم تھا اور دوسرے کا سرد۔ قلعے کے اندر ایک خوبصورت و عالیشان محل بنایا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کے صحن میں ایک بڑا پودہ بھی تھا جس کے پتوں کا رنگ دن کو آتش شعلہ زن کی طرح نظر آتا تھا۔ اور کسی کا ہاتھ اسے چھو نہیں سکتا تھا۔ اگر کوئی بدبخت یا جس کسی کو سزا دینی ہوتی اس میں پھینک دیا جاتا تو اسکی زہریلی شاخیں اور مسموم کانٹے اسے دبوچ لیتے اور دیکھتے دیکھتے اس کا خون پی لیتے۔ اس سے بچنے کا صرف ایک طریقہ تھا کہ اس کی جڑوں کو کھود کر ایک کتا اس سے باندھ دیا جاتا۔ جب کتے کو بھگایا جاتا تو کتا تو مر جاتا لیکن پودے کی جڑیں اکھڑ جاتیں۔ پھر وہ پودا قابو میں آجاتا۔ وغیرھم من الخرافات۔

(باقی)

بدر اطفال

بچوں کے لئے یہ چوتھا امتحان ہے جس میں وہی بچے حصہ لے سکتے ہیں جو پہلے تینوں امتحان پاس کر چکے ہوں یہ امتحان ۲۸ مئی کو ہو رہے ہیں۔ اس امتحان میں کامیاب ہونے والے طفل کو خوبصورت تمغہ

"بدر اطفال الاحمدیہ"

بھی دیا جاتا ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مولوی عبدالحق صاحب بدوملہوی رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مبلغ گیمبیا)

(قسط نمبر ۳)

سلسلہ کے لٹریچر سے گہری دلچسپی

اباجی اور چھوٹے تایاجیؓ جب بھی قادیان آئے یہاں سے کتابیں خرید کر لے جاتے اور بدوملہی یا اردگرد کے دیہات میں مطالعہ کے لئے دے دیتے۔ بعض لوگ خود مانگ کر لے جاتے مگر ۱۹۱۴ء کے بعد اختلافی مسائل پر گفتگو کرنے اور حوالجات کی ضرورت پڑی تو پھر دوبارہ کتابیں خریدیں۔

ریویو، الحکم، بدر، تشحیذ کے برابر خریدار رہے۔ اور وہ بھی دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے دیتے اور پھر کبھی بھی مطالبہ نہ فرماتے۔ جو لے گیا سو لے گیا۔

نظامِ "الوصیۃ" سے وابستگی

۱۹۰۵ء میں "الوصیۃ" تصنیف ہونے کے بعد جب وصیتیں ہونے لگیں تو دونوں بھائیوں کا تمام کاروبار ہمیشہ سے اکٹھا ہونے کی وجہ سے ایک ہی وصیت ہوئی جس کا نمبر ۳۶۶ تھا۔ اور اپنی زندگی میں ہی دونوں بھائیوں نے وہ وصیت ادا کر دی ہوئی تھی۔ اور اس کے علاوہ چندہ عام اور دیگر مختلف چندہ جات میں بڑی خوشی اور حتی المقدور پوری طاقت سے حصہ لیتے رہتے تھے۔ مسجد لنڈن کے وقت والدہ صاحبہ اور تائی جی مرحومہ کی طرف سے بھی چندہ ادا کیا تھا۔ تحریک جدید شروع ہونے پر صرف اباجی کے انیس سالہ حساب میں ۱۵۰۳ روپے ۸ آنے ادا شدہ درج ہیں۔ اس کے بعد بھی جب تک آپ کو کچھ آمد رہی آپ نے ادا کیا۔

پاکستان بن جانے پر ۱۹۴۸ء یا ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے کہ مجھے "ربوہ" خط لکھا کہ دفتر جائیداد سے کسی صاحب کو لے کر بدوملہی آؤ۔ میں اپنی جائیداد کی پھر وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ۱۹۴۳ء میں دونوں بھائیوں نے اپنی جائیداد تقسیم کر لی تھی۔ اور کاروبار علیحدہ ہو گیا تھا۔ لہٰذا میں ملک نور احمد صاحب انسپکٹر جائیداد کو لے کر وہاں پہنچا۔ ملک صاحب نے ساری جائیداد دکانیں اور سفید قطعات دیکھ کر ۔/۴۰٬۰۰۰ روپے کا اندازہ لگایا تو فرمایا یہ اندازہ غلط ہے۔ میں نے عرض کی پندرہ ہزار۔ فرمایا یہ بھی غلط ہے۔ میں نے عرض کی اٹھارہ ہزار۔ فرمایا یہ بھی غلط ہے پھر خود ہی فرمایا یہ جائیداد بیس ہزار کی ہے میری ۱/۳ کی وصیت لکھو۔ چنانچہ ۱/۳ کی وصیت لکھی گئی۔ اور آپ اس کے بعد کچھ کچھ رقم ادا کرتے رہے۔ مگر حالات کی مجبوری کی وجہ سے ۱۹۶۱ء میں مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کے فوت ہو جانے پر مجبوراً اپنی وصیت کم کر دی جو بفضلہٖ تعالیٰ ادا ہو چکی ہے۔

مہمان نوازی

آپ بے حد مہمان نواز تھے۔ آئے دن امرتسر۔ لاہور کی طرف سے آنے والے اور امرتسر۔ لاہور کو جانے والے آتے جاتے رہتے اور دوپہر اور رات کوئی وقت بھی ہوتا بفضلہ تعالیٰ مہمان کی مہمان نوازی سے آپ کو برکت ملتی۔

دوپہر کا وقت ہے گھر بار کے تمام افراد کھانا کھا کر گرمیوں میں آرام کر رہے ہیں کہ اباجی گھر میں آ گئے اور فرمایا کچھ مہمان آ گئے ہیں۔ والدہ مرحومہؓ فوراً اٹھ بیٹھتیں اور کھانا پکا کر بھیج دیتیں۔ کئی دفعہ پڑوس کی عورتیں یا آئے ہوئے عزیز رشتہ دار اماں جی مرحومہؓ کی معذوری کی حالت کا اندازہ کرتے جز بز ہوتے مگر نہ والدہ صاحبہ مرحومہ کوئی حرف زبان پر لاتیں اور نہ اباجی۔ بلکہ ایسے وقت بھی بفضلہٖ تعالیٰ پوری خوشی سے مہمان نوازی کا ثواب حاصل کرتے۔

تعمیر مسجد بدوملہی

۱۹۲۰ء میں اباجی و تایاجی نے موجودہ جامع مسجد بدوملہی کا آغاز کیا۔ اور ایک بڑا کمرہ اور زنانہ نمازگاہ اور مردانہ نشست اور دو دکانیں تعمیر کیں۔ مہمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آٹھ دس چارپائیاں مسجد کے اوپر رہتیں۔ بستر بھی تیار رہتے۔

درسِ قرآن

۱۹۰۵ء میں مسجد کچی اور چھوٹی تھی۔ اُس وقت احمدی بھی تھوڑے تھے۔ دس پندرہ کی تعداد صبح کی نماز میں ہو جاتی۔ درسِ قرآن برابر ہوتا رہتا۔ کبھی اباجی درس دیتے۔ اکثر اوقات تایاجی مولوی غلام رسول صاحبؓ درس دیتے۔

انتظام مسجد

دسمبر ۱۹۲۸ء کے آخر میں شاہدرہ نارووال لائن کا افتتاح ہوا۔ اور بدوملہی اسٹیشن بنا جس کی وجہ سے مہمانوں کی آمد و رفت کے واقعات اور زیادہ ہو گئے۔ لاہور سے گاڑی بعد عشاء آتی اور نارووال سے صبح اندھیرے میں ہی آتی اور لاہور کو روانہ ہو جاتی اُن دنوں ہماری مسجد مہمان خانے کا کام دیتی اور ہمارا گھر مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے لنگر خانہ کا کام دیتا۔

پوہلہ مہنگو کے۔ خانانوالی۔ کھٹیالیاں داتہ زید کا۔ تلونڈی کی جماعتیں عموماً مبلغین کرام منگواتی رہتیں۔ ایک جماعت منگواتی تو دوسری فائدہ اٹھا لیتیں۔ آتے ہوئے بھی مبلغین کرام بدوملہی سے گزرتے۔ جاتے ہوئے بھی یہیں قیام فرماتے تو پھر بدوملہی میں بھی جلسہ ہو جاتا۔ یا خود جماعت بدوملہی مرکز سے مبلغین منگواتی اور وہاں جلسے ہوتے اور مناظرے ہوتے، بعض دفعہ سو ڈیڑھ سو سے زیادہ احباب کو بھی کھانا دینا پڑتا تو بحمد اللہ احسانہ اباجیؓ و تایاجیؓ ہی سارا خرچ برداشت کرتے۔

یہ دن بڑے ہی بابرکت ہوتے۔ اباجیؓ اور تایاجیؓ دونوں ہی اپنا دنیاوی کاروبار بھول جاتے اور ہمہ تن دوسرے لوگوں کو فیض پہنچانے کے لئے دعوت دیتے رہتے اور بعض لوگوں کو بلا بلا کر اپنی مسجد میں علماء و مبلغین کے لیکچر سناتے یا درس میں شامل کر لیتے۔

اکتوبر ۱۹۳۷ء میں محترمہ حضرت اماں جی مرحومہؓ کا انتقال ہو گیا۔ پھر یہ انداز کم ہونا شروع ہو گیا۔ کیونکہ ہم دونوں شادی شدہ بھائی قادیان میں تھے اور چھوٹے بھائیوں کی شادی نہ ہوئی ہوئی تھی۔ اس لئے خادمہ یا پڑوس کی عورتوں پر ایک حد تک ہی بوجھ ڈالا جا سکتا تھا۔

قادیان میں ہجرت

۱۹۴۳ء کے آخر اباجی بدوملہی سے قادیان آئے اور پھر یہیں رہائش اختیار کر لی۔ حتیٰ کہ نومبر ۱۹۴۷ء میں ہجرت کرنا پڑی۔

مسجد کا انتظام اور دیگر امور بدوملہیہ کی سپردگی دوسرے احباب کے سپرد کر دی اور آپ کبھی کبھی بدوملہی ہو آتے۔

۱۹۴۹ء سے برابر میرے پاس لالیاں رہنے لگے۔ کبھی کبھی جائیداد کے انتظام کی خاطر بدوملہی تشریف لے جاتے پھر واپس آتے۔ لالیاں سے ربوہ جمعہ کی خاطر تشریف لاتے اور پھر پیدل ہی لالیاں واپس چلے جاتے۔ ۱۹۵۹ء میں میرا مکان ربوہ بن جانے پر پھر ربوہ ہی آ گئے۔ مگر ہر روز احمد نگر میری چھوٹی بہن کو مل کر آتے۔

ایک دلی آرزو کی تکمیل

۱۹۶۴ء کے شروع میں میرے سفر گیمبیا کے تبلیغی پروگرام بن جانے کی وجہ سے میرے چھوٹے بھائی عبدالرشید صاحب اُن کو بدوملہی لے گئے۔ ۱۴ اپریل کو میں الوداعی سلام کے لئے بدوملہی حاضر ہوا فرمایا۔

"میری بڑی دیر کی خواہش تھی
کہ تم بھی کبھی باہر جاؤ۔ خدا تعالیٰ
نے پوری کر دی"

مارچ ۱۹۶۳ء میں جب میرے باہر بھیجنے کی تجویز ہوئی تب بھی یہی فرمایا

"الحمد للہ میری دیرینہ خواہش
پورا کرنے کا انتظام خدا تعالیٰ
نے کر دیا"

دعاؤں میں رقت

اباجیؓ پر دعا کے وقت رقت طاری ہو جاتی تھی۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ کبھی کبھی رات کی نمازیں ہلکی سی آواز بھی سنائی دیتی۔ جب سجدہ کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور زاری کرتے ہوتے۔

(باقی)

شکریہ احباب

میرے برادرِ اکبر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میاں معراج الدین صاحب آف بھاٹی دروازہ لاہور کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے کثرت کے ساتھ میرے اور دیگر افرادِ خاندان کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ میرے لئے چونکہ فرداً فرداً سب دوستوں اور عزیزوں کو خطوط لکھنے مشکل ہیں اس لئے بذریعہ الفضل میں سب دوستوں اور بزرگوں اور عزیزوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے برادر بزرگ کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی اور مرحوم کے نیک نمونہ کی تقلید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (حکیم سراج الدین احمد محلہ پٹ رنگاں بھاٹی دروازہ لاہور)

قائدین خدام الاحمدیہ کیلئے لمحہ فکریہ

آپ کو معلوم ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ کی تعداد ۶۰۰ سے بھی زیادہ ہو چکی ہے مگر اسکے مقابل میں آپ نے اطفال الاحمدیہ کی کارگزاری کی رپورٹیں مندرجہ ذیل تعداد میں بھجوائی ہیں۔

نومبر ۱۹۶۴ء	۳۲
دسمبر ۱۹۶۴ء	۲۸
جنوری ۱۹۶۵ء	۴۸

باقی قائدین کرام بھی توجہ فرمائیں۔ کیا وہ جماعت کی نرسری کی حفاظت کی ضرورت نہیں سمجھتے ؟

۲ - چندہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی آمد نومبر تا فروری تجویزہ بجٹ سے کم ہوئی ہے۔ حالانکہ جھنگ نے تو سارے سال کا چندہ ادا کر دیا ہے۔

۳ - کیا آپ نے چندہ بھجوا دیا ہے ؟

۸ ۲۸ رمئی ۱۹۶۵ء کو مرکزی امتحانات - ستارۂ اطفال - ہلال اطفال - قمر اطفال - بدر اطفال ہو رہے ہیں۔ اس دن ہر طفل کو کسی نہ کسی امتحان میں شامل ہونا چاہیئے۔ مگر اس کی علمی اور عملی تیاری کروانا آپ کا ذمہ ہے۔ آپ نے اس کے لئے کیا انتظام کیا ہے ؟

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

گھٹیالیاں میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۱ اپریل بوقت ۸½ بجے شب زیر صدارت مکرم شیخ غلام رسول صاحب۔ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد "تعلق باللہ" کے موضوع پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد مولوی فاضل نے لیکچر دیا۔

بعد ازاں "ہمارا روحانی لائحہ عمل" پر مکرم سید فقیر محمد عثمانی صاحب صدیقی ایم اے نے روشنی ڈالی۔ اُخروی زندگی کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے لیکچر دیا۔ بالآخر جلسہ کی کارروائی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار بیرم خاں سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

یوم والدین منائیں

اطفال الاحمدیہ کی ہر مجلس کو چاہیئے کہ وہ سال میں کم از کم دو بار اپنی مجلس میں "یوم والدین" کے جلسے منعقد کرائیں۔ ان جلسوں میں تمام اطفال کو شریک کرانا چاہیئے اور والدین کو بھی شریک ہونا چاہیئے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام یوم والدین کے بارے میں کتابچہ اطفال الاحمدیہ سے پڑھ کر اطفال کو سنا دیا جائے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- والدہ صاحبہ (محترمہ رحمت بی بی صاحبہ) قریباً تیس سال سے بیمار ہیں۔

(نظام الدین چک ۸۳ شمالی - سرگودھا)

- خاکسار کی نسبتی بہن عزیزہ خورشید بیگم اہلیہ مکرم ماسٹر محمد الدین صاحب سول ہسپتال سرگودھا میں تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ (نذیر احمد سیالکوٹی اکاؤنٹنٹ سی ایم اے - کراچی ۳)

- میری بیوی امۃ الحمید بیگم نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہے۔ چند دن تک رسولی کا اپریشن ہوگا۔

(خاکسار - ڈاکٹر محمد خاں چوہدری جردوپور ضلع ملتان)

- میرا فرزند عزیز محمد بشیر ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔

(حوالدار محمد ابراہیم بمقام خاص عباسپور تحصیل مہندر ڈاکخانہ سودہ ضلع پونچھ کشمیر)

- میں اور میرے کئی اور احمدی دوست اس سال ایف اے اور ایف ایس سی کا امتحان جو کہ یکم مئی سے شروع ہے دے رہے ہیں۔

(اعجاز احمد ملک - گورنمنٹ کالج - لاہور)

احباب ان سب کیلئے دعا فرمائیں۔

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کرکے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۱۹۶۴ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں۔ اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں۔ مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔

یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے۔ اسی قدر دیر۔ سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے۔ کہ جونہی فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل ربیع (ہاڑی) شروع ہے۔ اللہ تعالے ہمارے زمیندار اور مزارع بھائیوں کے اموال اور نفوس میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اللہ تعالے کی راہ میں اپنے عزیز اموال کی قربانی کر کے اسی کی رضاء اور اپنے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خوشنودی اور دعاؤں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

زمیندار اور مزارع حضرات کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ الودود کا ارشاد با برکت حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

(۱) "زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ نئے پیسے) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (بارہ نئے پیسے) فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں"

(۲) "مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ نئے پیسے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ میں دیا کریں"

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مولوی فاضل کی ضرورت

بطور اردو استاد شہری ہائی سکول میں کام کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تنخواہ مطابق سرکاری گریڈ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور دیگر مراعات۔ خواہشمند احباب مقامی امیر کی معرفت نظارت ہذا میں درخواست بھجوا دیں۔

(ناظر تعلیم)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۱۱ میں نام کی غلطی ہوگئی ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے :-

محترمہ مختارہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب ڈرائیور میگزین لائن کراچی نمبر ۳ — ۳۰۰ ـ ۰۰ روپے

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد ۲ مئی۔ آزاد کشمیر کے صدر خان عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ بھارت کے غیر حقیقت پسندانہ رویے کے باعث کشمیر کی صورت حال انتہائی نازک ہو گئی ہے اور یہ مسئلہ کسی وقت بھی ایشیا کے امن کو تہہ و بالا کرنے کا موجب بن سکتا ہے وہ اتوار کی شام کو مظفر آباد میں حبیب بنک کی شاخ کے افتتاح کے موقع پر تقریر کر رہے تھے۔

خان عبدالحمید خان نے کہا کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر کو ہضم کرنے کے لئے یک طرفہ اقدامات کئے ہیں۔ اس سے نہ صرف علاقہ میں امن کو سخت خطرہ درپیش ہے۔ بلکہ مسئلہ کشمیر میں الجھنیں اور دشواریاں پیدا ہو گئی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ دراصل مغربی ملکوں کی فوجی امداد نے بھارت کو دلیر بنا دیا ہے وہ انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ مقبوضہ کشمیر کو ہضم کرنے کی کارروائیوں میں مصروف ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ جنگ بندی لائن کے دونوں طرف بسنے والے کشمیری بھارت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور بھارت کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیں گے۔ صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ بھارت نے رن کچھ میں جارحیت کا ارتکاب کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اس کے عزائم کتنے جارحانہ ہیں لیکن کشمیر کے عوام بھارت کی فوجی قوت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے۔ وہ بھارت کو کشمیر سے نکال باہر کریں گے،

● نئی دہلی ۴ رمئی۔ بھارت کی حکمران پارٹی کانگرس کے صدر مسٹر کامراج نے کہا ہے کہ پاکستان سے کچھ کا علاقہ ہر قیمت پر خالی کرایا جائے گا۔ وہ اتوار کی شام کو مدراس کے قصبہ ویلور میں کانگرسی کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے پاکستان کے خلاف انتہائی تند و تیز باتیں کیں۔

مسٹر کامراج نے کہا کہ پاکستان نے کچھ کے علاقہ میں جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اور اگر پاکستان سمجھتا ہے کہ وہ بھارت پر حملہ کر سکتا ہے تو یہ اس کی خوش فہمی ہے انھوں نے یہ دعوٰی کر کے بھارتی عوام کا حوصلہ بڑھانے کی ناکام کوشش کی کہ بھارتی فوجیں پاکستان کے ہر حملے کا جواب دے سکتی ہیں۔

● لندن ۴ رمئی۔ لندن کے سفارتی حلقوں میں یہ بات شدت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ کچھ کے تنازعہ میں پہل بھارت نے کی تھی سنڈے ٹائمز کے خاص نامہ نگار ٹوم سٹیسی جنہوں نے محاذ رن کچھ کا دورہ کیا ہے لکھا ہے کہ کچھ میں جھڑپیں بھارتی فوج کی جلد بازی سے شروع ہوئی تھیں۔

کراچی ۴ رمئی۔ کینیڈا نے پاکستان کو آسان شرائط پر ساڑھے تین کروڑ روپے کا قرضہ دینے کی پیش کش کی ہے اس کا انکشاف کل محکمہ اقتصادی امداد کے سیکرٹری مسٹر عثمان علی نے کیا۔

● بیروت ۴ رمئی۔ معتبر ذرائع کے مطابق عراق کے شمالی پہاڑی علاقوں میں کردوں اور عراقی فوج کے درمیان زبردست جنگ جاری ہے بغداد سے بیروت پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق عراقی فوج اور کردوں کے درمیان گذشتہ تین ہفتوں سے خونریز جھڑپیں جاری ہیں
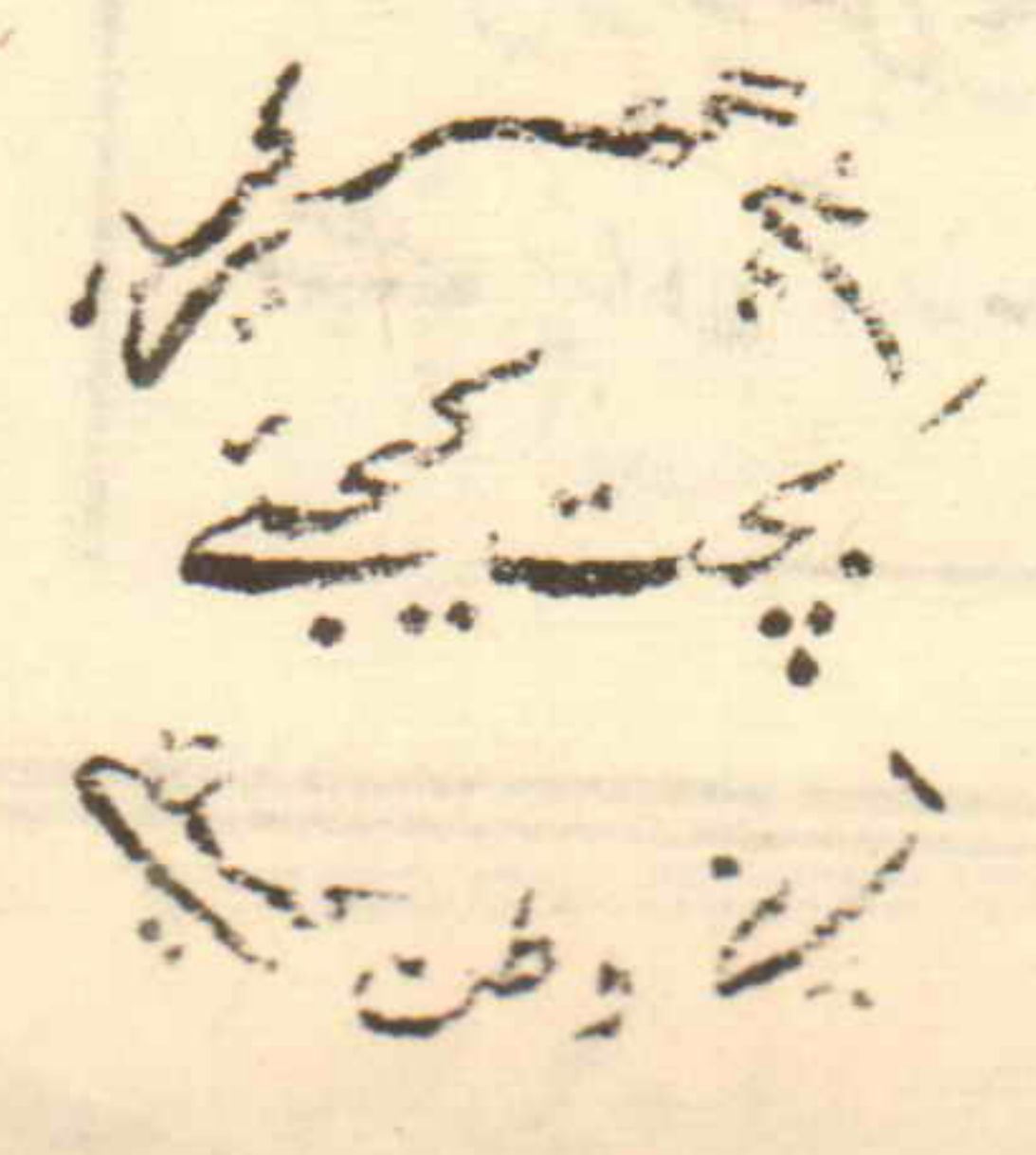
جو قومیں ترقی کرتی ہیں اُن کا تمدّن بھی ترقی کرتا ہے

اخلاق کی درستی کے لئے تمدّن کی اصلاح بھی ضروری ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اصلاح اخلاق اور تمدن کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی قوم ترقی کرنا چاہتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بڑھانا چاہتا ہے تو اس قوم کا تمدن بھی ترقی کرتا ہے۔ غور کرو چوڑھوں، چماروں کے مقابلہ میں پڑھے لکھے لوگوں کی عقل زیادہ تیز ہوتی ہے دوسری اقوام بھی جو پڑھی لکھی سمجھی جاتی ہیں ان سے تعلق رکھنے والے ان پڑھوں کی عقلیں بھی مقابلتاً ان سے تیز ہوتی ہیں۔ چوڑھے وغیرہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ فرق کیوں ہے۔ اس لئے کہ ایک تو تعلیم کا اثر ہے اور ایک تمدن کا۔ جس رنگ میں یہ قومیں باتیں کریں گی وہ بہت ادنیٰ درجہ ہوگا۔ ان کی باتیں ادنیٰ ہوں گی۔ وہ گالیاں دیں گے۔ بات میں خشونت ہوگی عورتوں سے سختی کریں گے۔ جب بات کریں گے تو ادب اور لحاظ نہیں ہوگا مگر جو قومیں شریف ہیں ان کی حالت ان سے مختلف ہوگی۔ علاوہ علم کے دولت اور حکومت سے بھی بات کرنے کا طریق بدل جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ میل ملاپ کے طریق بڑوں سے بات کرنے کے آداب۔ بیوی خاوند کے تعلقات ان سب باتوں میں علم کے ساتھ ساتھ ترقی ہوتی ہے۔ اور صفائی آتی ہے جو قومیں گرتی ہیں وہ ان معاملات میں بھی گر جاتی ہیں۔

ہمارے ملک کے لوگ اخلاق کے لحاظ سے یوں تو یورپ والوں سے اچھے ہیں۔ مگر تعلیم و تربیت نے ایک تغیر کر دیا جو ہمارے ملک والوں میں نہیں ان میں ہے۔ مثلاً ولایت والوں کی یہ حالت ہے کہ اگر سٹیشن پر لوگ ٹکٹ لینے کے لئے جمع ہوں تو وہ اس ترتیب سے کھڑے ہوں گے جس سے آئیں گے۔ دوسرا پہلے سے آگے نہیں بڑھے گا اور تیسرا دوسرے سے آگے نہیں بڑھے گا بلکہ اس کے پیچھے کھڑا ہوگا اور اس طرح ایک لمبی قطار بن جائے گی اور سب یکے بعد دیگرے ٹکٹ لیں گے۔ کوئی شخص لائن توڑ کر آگے نہیں بڑھے گا مگر ہمارے یہاں اس کے برخلاف کہنیاں چلا کرتی ہیں۔ یہ تمدن کی اصلاح تعلیم اور حکومت کے ذریعہ ہوئی ہے۔ پس جو قومیں ترقی کرتی ہیں ان کا تمدن بھی ترقی کرتا ہے

بعض باتیں لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہیں بعض میں ادنیٰ کی اصلاح سے اعلیٰ کی اصلاح ہوتی ہے اور بعض اعلیٰ کی اصلاح ادنیٰ سے ہوتی ہے۔ اس کے مطابق اگر ظاہری صفائی ہو تو اخلاق بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ اگر کھانے پینے کی چیزیں عمدہ ہوں اور مناسب طریق پر ان کو کھایا جائے تو اس سے جو جسم کے ذرات تیار ہوں گے وہ اعلیٰ اخلاق کا موجب ہوں گے۔ پس اگر جسم کی نشوونما مناسب طور پر ہو تو اس کا نتیجہ اخلاق کی درستی ہوتا ہے اور اخلاق کی درستی کے لئے تمدن کی اصلاح بھی ضروری ہے"

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء)

جلسہ سیرۃ صحابہؓ ۶ مئی کو بعد نماز مغرب منعقد ہو رہا ہے

آج مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۵ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ پر تقاریر فرمائیں گے

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(مہتمم مقامی)

مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں کے دورہ کے سلسلہ میں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائیجیریا سے بخیریت گھانا پہنچ گئے

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ گھانا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و مکرم میر مسعود احمد صاحب ۳ مئی کو لیگوس سے بخیریت اکرہ پہنچ گئے ہیں الحمد للہ

گھانا میں ایک ہفتہ تک ملک کا دورہ کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف انشاء اللہ آئیوری کوسٹ تشریف لے جائیں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ نہایت درجہ کامیاب دورہ کے بعد بانیل مرام واپس تشریف لائیں۔ آمین

(وکالت تبشیر)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کا تربیتی دورہ

انشاء اللہ العزیز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ ۷ مئی کو نماز جمعہ واہ کینٹ میں ادا فرمائیں گے اور احباب سے خطاب فرمائیں گے۔ اسی شام مغرب کے بعد آپ راولپنڈی میں احباب سے خطاب فرمائیں گے اور ۸ مئی کی صبح پشاور کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں انصار اللہ کے اجتماع میں شمولیت فرمائیں گے۔

احباب دعا فرمادیں یہ اجتماع ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

روس نے ہندوستان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا

رن کچھ کا تنازعہ پر امن طور پر حل کرنے کا مشورہ

ماسکو ۵ مئی۔ روس نے رن کچھ کے بارے میں ہندوستان کا موقف ماننے اور اس تنازعہ میں اس کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ روسی وزیر اعظم کوسی گن نے ہندوستان کو مشورہ دیا ہے کہ یہ جھگڑا پر امن طریقے پر طے کرے۔

ہندوستانی ذرائع کے مطابق روسی وزیر اعظم نے ہندوستان کے سفیر ٹی این کول سے ملاقات کے دوران کہا کہ سرحدی جھگڑے فوجی کارروائی سے نہیں پر امن طور پر حل ہونا چاہئیں۔ روس سرحدی خلاف ورزیوں کے خلاف ہے اور سفارتی ذرائع سے مسائل حل کرنے کا حامی ہے انھوں نے کہا کہ ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ نہیں ہو سکتیں جو جارحانہ کارروائی کرتے ہیں۔

ہندوستانی سفیر نے رن کچھ کے بارے میں اپنی حکومت کے موقف کی وضاحت کے لئے روسی وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ انھوں نے ہندوستانی وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے دورہ روس کے پروگرام پر بھی گفتگو کی۔ شاستری اگلے ہفتے یہاں آرہے ہیں۔

ایک اہم لیکچر

الجمعیۃ العلمیہ کے تحت مورخہ ۶ مئی بروز جمعرات دن کو گیارہ بج کر تیس منٹ پر جامعہ احمدیہ ہال میں مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ "پاکستان میں تبلیغ کی توسیع کے امکانات" پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر اس مفید لیکچر سے مستفید ہوں۔

(نائب الرئیس الجمعیۃ العلمیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴